یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپ کر شائع ہوتا ہے

R. L. No. 352

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث

امرتسر

مقام اشاعت امرتسر پنجاب

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـــہ
والیان ریاست سے ” ” ســــہ
رؤسا و جاگیرداروں ” ” للعہ
عام خریداروں ” ” ۱۱؎
” چھ ماہ کے لئے عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر
ہوا کرے

اغراض و مقاصد

۱۔ دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام
کی علی ... اشاعت کرنا
... اور اہلحدیث کی
... خدمات کرنا۔
... مسلمانوں کی تعلقات
... نا۔
... ربط
... جائیں گے
... ہوں گے۔
۔ نامہ نگاروں کی تحریریں اور اشتہار
بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

نمبر ۵	مورخہ ۹ ۲۹ شعبان المعظم ۱۳۲۴ سنہ ہجری مطابق ۱۹ ۔ اکتوبر ۱۹۰۶ سنہ عیسوی	جلد ۳

ویدوں کی ابتدا

ناظرین اس بحث کو مدت سے ملاحظہ کرتے آئے ہیں آج سے پہلے اہلحدیث مورخہ ۲۴-۳۱-اگست میں یہ بحث درج ہو چکی ہے پس ان پرچوں کو ملا کر اس کو پڑھیں۔ اڈیٹر

اسلامی سوال کا جواب

مولوی صاحب کی تحریر مطبوعہ ۲۴-جولائی سنہ ۱۹۰۶ء میں کہیں تو عاشقوں اور عشق بازوں کے دل سوز اشعار ہیں۔ کہیں سوامی دیانند اور راقم مضمون پر بیجا حملے۔ اور کہیں بے نماز اور نمازی وغیرہ کے قصے۔ عشق بازی کا جواب ہمارے پاس کچھ نہیں کیونکہ اس بارہ میں ہمیں مولوی صاحب کی رقابت منظور نہیں ہے۔ سوامی دیانند پر حملہ ناروا ہے کیونکہ جو شخص علم الٰہی سے منکر ہو اس کو ہر مذہب و ملت میں دہریہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ چونکہ وید علم الٰہی ہے۔ اس لئے اس کے منکر کو دہریہ کہنا جائز و مباح ہے۔ راقم کے بارے میں جو دُر افشانی ہوئی ہے اس کا جواب صرف یہ ہے کہ ہرچہ از دوست برسد نیکوست

بے نماز سے جب پوچھا گیا کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے تو اس کو چاہئے تھا کہ دعوت اور نذر نمک کا ذکر کرنے کی بجائے سیدھا یوں جواب دیتا کہ چہ سود از حرکت بیجا کہ نشینی و برخیزی۔ اسطرح وہ فروعات سے بھی بچ جاتا اور جواب بھی معقول تھا۔ مگر بے نماز بھی شاید مولوی صاحب کے قرب میں رہتا ہوگا۔ جو فروعات میں جانے سے باز نہ رہ سکا۔ باقی رہا لفظ "صاحب" کا قصہ۔ اگر معاملہ وہی تھا جو مولوی صاحب نے اب بیان کیا ہے تو اس کو دو ماہ پیشتر بیان کرنے میں کوئی امر مانع نہ تھا۔ مگر یہ تو صریح اختراع معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر مولوی صاحب اپنے دستخط خاص طریق پر کیا کرتے ہیں تو باقی مراسلوں میں کاتب نے لفظ "ثناء اللہ" کو کیونکر درست پڑھ لیا کیوں نہ اس نے ہر مراسلہ میں "ثناء اللہ" کو "صاحب" سمجھ لیا۔ اور پھر پہلا اسلامی سوال میں لفظ "سیوکاڑ" کو "یوقلڈ" لکھا جانے کی کیا وجہ ہوئی؟ کیا یہ بھی کاتب کی ہی غلطی تھی یا مولوی صاحب کو سہو ہو گئی تھی۔ مگر خیر اس بحث کو ختم کرنا ہی بہتر ہے۔ مضمون چاہے مولوی صاحب لکھیں یا اُن کے شاگرد رشید ہمیں تو جواب دینے سے غرض ہے اور ہم نے مضمون زیر بحث کو بھی بحث سے خارج نہیں کیا۔ بلکہ اس کا بھی مناسب جواب دیدیا۔

اس کے بعد مولوی صاحب نے راقم کو ایک بڑا لمبا چوڑا سرٹیفکیٹ عنایت فرمایا ہے۔ سرٹیفکیٹ مولوی صاحب کے ہی الفاظ میں اس طرح لکھا ہے۔ "وہ آپ خود علم منطق سے ایسے دور ہیں جیسے آفتاب زمین سے"۔ مولوی صاحب میں اس سرٹیفکیٹ کو شکریہ کے ساتھ واپس کرتا ہوں کیونکہ مجھے تو کوئی نیا سرٹیفکیٹ درکار نہیں یونیورسٹی پنجاب کی عطا کردہ ڈگری ہی میرے لئے کافی ہے۔ ایسا اعلیٰ سرٹیفکیٹ تو آپ کی شان بے پایاں کے ہی لائق ہے اس لئے اس کو سنبھالکر رکھئے تاکہ آڑے وقت پر کام آئے جناب مولوی صاحب جس بات کو آپ نے غلط قرار دیا ہے وہی تو آپ کے فلسفہ دانی کے بھید کو طشت از بام کرتی ہے۔ میری تحریر میں "اصول" اور "نتائج عامہ" کو مترادف لکھا جانے پر جو آپ فرماتے ہیں کہ ان میں تو اصل اور فروع کی نسبت ہے۔ یہی تو آپ کی لاعلمی کا ثبوت ہے۔ حضرت! اصول کو اکثر اوقات نتائج عامہ بھی پکارا جاتا ہے بہت سے اصول خاص مثالوں کے ذریعہ نتائج نکال کر قائم کئے جاتے ہیں اور اس قسم کی بہت سی مثالوں سے جو عام نتیجہ نکالا جاتا ہے اسی کا نام اصل ہوتا ہے۔ مہربانی کرکے آپ فلسفہ کی کبھی کا مطالعہ فرمائیں اور امید واثق ہے کہ پھر آپ کو اصول اور نتائج عامہ کے مترادف ہونے میں شک و شبہ نہ رہیگا۔ ہاں اس کے بعد بھی اگر یہ مسئلہ آپ کی سمجھ میں نہ آیا تو مثالوں کے ذریعہ میں واضح کر دونگا۔ مگر مولوی صاحب سچ کہئے کہ اب آپ کو منطق میں لفظ "آرگیومنٹ" گھسیڑ دینے کا شوق کیونکر گدگدا یا؟ یہ میری تحریر ہی کو آپ نے بنائے ثبوت منطق دانی خود بنایا ہے۔ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء کے پرکاش میں شائع ہوئی تھی اور آج تک آپ کو اس کی بنا پر اپنی منطق دانی کا ثبوت دینے کی توفیق تین ماہ سے زیادہ عرصہ کی مہلت تھی گر جب میں نے اس کو آپ کے اس دعوی کی تردید میں پیش کیا۔ کہ ایک بحث کے دوران میں دوسری بحث کو چھیڑنے کا ملزم آپ کو خاص طور پر گہر دانگیا ہے" اور اس بارہ میں آپ کے پاس کوئی جواب نہ رہا۔ تو آپ نے نیا رنگ بدلا اور میرے الفاظ پر ہی نکتہ چینی شروع کر دی۔ اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ آپ ادہر اُدہر بھاگنے کی بجائے باقاعدہ بحث کرنا سیکھیں۔ مگر افسوس کہ مولوی صاحب آپ نے اس سودے میں بھی گھاٹا کھایا کیونکہ بمصداق "چوبے گئے تھے چھبّے ہونے کو دوبے ہو کر آئے"۔ نکلے تو تھے آپ اپنی منطق دانی کا ثبوت دینے کے لئے مگر الٹے منطق سے بے بہرہ ثابت ہوئے۔

یہ تو ہوا آپ کی ضمنی باتوں کا جواب۔ اب میں اصل سوالات کیطرف متوجہ ہوتا ہوں

سوال اول کا جواب اصل میں آگیا۔ اب صرف رشیوں کی سوانح عمری کی بارہ میں مولوی صاحب کی تسلی کرنی باقی ہے۔ گزشتہ مراسلہ میں میں نے تحریر کیا تھا کہ سوانح عمریاں تیار کرنا موجودہ تہذیب کا وطیرہ ہے۔ ہمارے رشیوں کی سوانح عمریاں اُن کی تصانیف ہوا کرتی ہیں۔ اس سے مولوی صاحب نے یہ نتیجہ نکال لیا کہ ان رشیوں کی سوانح عمریوں کا ثبوت آریہ سماج کے پاس کچھ نہیں۔ یہ بھی عجیب منطق دانی ہے۔ مولوی صاحب موجودہ تہذیب نے ان رشیوں کی سوانح عمریاں تیار کر چھوڑی ہیں۔ چار پانچ آنے کا خرچ اٹھا کر منیجر آریہ مسافر میگزین شہر جالندھر سے ملہمان وید و قران کی سوانح عمریاں نامی کتاب منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ اگر یہ تکلیف آپ کو گوارا نہیں تو ہم ایک اور طرح آپ کی تشفی کر دیتے ہیں۔ سوانح عمری کی علت غائی صرف یہ ہوتی ہے کہ کسی شخص کے اعمال زندگی کے اچھے یا برے ہونے کی بابت نتیجہ نکالا جا سکے۔ اور اس کے عادات کا پتہ پڑ سکے۔ چنانچہ آپ بھی اپنی تحریر مطبوعہ ۲۷ جولائی میں فرماتے ہیں کہ یہ بات معلوم ہونی چاہیئے کہ ملہمان وید کن خیالوں کے تھے کن اخلاق کے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے الہام پر خود بھی عامل تھے یا نہیں؟۔ اب اگر آپ نرکت ادھیائے ۱ کھنڈ ۱۸ کا مطالعہ فرمائیں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ "جو انسان معنی کے علم کے بغیر سنتا یا پڑھتا ہے اس کا سننا اور پڑھنا بے سود ہے کلام کا فائدہ یہی ہے کہ اس سے علم و معرفت حاصل ہو اور اس علم و معرفت کے بموجب عمل کیا جائے۔ جو لوگ اس طرح علم حاصل کرکے اس پر عمل کرتے ہیں اُن کو رشی کہتے ہیں کیونکہ انہیں کو کشف حاصل ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ"۔ ثابت ہے کہ رشی کی اصطلاح عالم باعمل کے لئے استعمال کی جاتی ہے کسی اور کے لئے نہیں۔ اور چونکہ ملہمان وید کو آج تک رشیوں کے ناموں سے پکارا جاتا ہے اس لئے ثابت ہے کہ ملہمان کا اخلاق وہی ہے جو وید سکھاتا ہے اُن کے اعمال وہی تھے جو ویدوں کے مطابق ہونے چاہئیں۔ اسلئے وہ اپنے الہام پر خود عامل تھے۔ ہمارے ہاں یہ قاعدہ نہیں کہ ایک شخص کو یوں تو خدا کا رسول یا پیغام پہنچانے والا کہا جائے اور ہو وہ پہلے درجے کا...... یہاں تک کہ ڈیڑھ درجن بیویاں اس کے گھر میں ہوں اور وہ جس کسی خوبصورت عورت کو دیکھے خواہ وہ اس کے اپنے بیٹے کی عورت ہو اور خواہ کسی غیر شخص کی خواہ وہ اونٹ پر سوار ہو کر جارہی ہو۔ خواہ گھوڑے پر اپنے گھر میں ڈال لے۔ ایسے شخصوں کو ہمارے ہاں بہت بری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے چہ جائیکہ ان کو ملہم علم الٰہی قرار دیا جائے۔

یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ یہی یہ بات کہ مسلمانوں کے پاس بابا آدم کی سوانح عمری کا ثبوت نہیں نہ ہی اس سے ہمارا کیا نقصان؟ ہم کوئی بابا آدم کی الہامی کتاب

آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں! کہ ہمیں ان کی سوانحعمری معلوم نہ ہونے سے کوئی نقصان ہوا؟ مولوی صاحب ذرا چشمہ اتار دیکھئے کیا سوانح عمری کی ضرورت تبھی ہوتی ہے جب کہ کسی کی الہامی کتاب لوگوں کے سامنے پیش کی جاوئے ایک فرضی شخص کی ہستی کا ثبوت دینا ہو تو کیا اس کی سوانح عمری کی سخت ضرورت نہیں؟ ہمارا دعوی ہے کہ آدم اور حوا موہوم اشخاص ہیں۔ اور آپ نے ان کی سوانح عمریوں سے انکار کر کے ہمارے دعوی کی تائید مزید کر دی۔ میرے خیال میں مسلمانوں کی یہ ریگ کی دیوار بہت روز دنوں تک نہ ٹھہر سکی۔ کیا ہوا موجودہ نسل نے کسی وجہ سے انکار نہ کیا۔ لیکن آخر ایک زمانہ آویگا۔ کہ اہل اسلام اس مسئلہ پر غور کر کے آدم اور حوا[1] کو موہوم اور فرضی ہستیاں ثابت کر کے ان کے مذہبی قلعہ سے دست بردار ہو جاوینگے۔

سوال دوئم - یہ تھا کہ مہان دیو نے جب وید سنائے تھے تو اسوقت زبان مقدم تھی یا وید کا گیان اور الہام؟ اس کا جواب دیا گیا کہ زبان اور گیان کا یکبارگی الہام ہوا اور ایسا ہونے کی وجہ بھی بتا دی گئی مگر جب مولوی صاحب نے اپنے سوال کی ایک لمبی چوڑی من مانی توضیح کی جو کہ بذات خود ایک نیا سوال تھا اور مولوی صاحب کی خاطر میں نے اس کا جواب دیا تو آپ ۲۲ جولائی کے پرچے میں یوں رقمطراز ہیں "چونکہ پہلا جواب کافی نہ تھا اس لئے پنڈت جی کو اور جواب کی ضرورت خود ہی محسوس ہوئی"۔ قربان جاؤں ایسی معاملہ فہمی پر۔ فرضی توضیح تو آپ کریں اور جواب میرا ناکافی ہو۔ پھر جو میں نے توضیح کا خاکہ کھینچا تو آپ اس کو بھی سمجھتے اور فرماتے ہیں۔ "آریہ سماج کا عقیدہ تو بیشک معلوم تھا۔ مگر ممکن تھا کہ آپ اپنی ذاتی تحقیق سے یا کسی خاص وجہ سے میرے بتائے ہوئے عقیدہ کی تصحیح نہ کرتے اس لئے میں نے آپ ہی سے کہلوانا چاہا اور توضیح میں اصل سوال کو بھی صاف کر دیا تو کیا گناہ کیا"۔ مولوی صاحب آپ نے سوالات میرے سامنے تو پیش ہی نہیں کئے تھے۔ آپ نے تو آریہ سماج سے سوال کئے تھے۔ اور جب آریہ سماج کا عقیدہ آپ کو معلوم ہے آپ اس سے اس کا عقیدہ کیوں دریافت کرتے ہیں۔ اور آپ جو پوچھتے ہیں کہ "کیا گناہ کیا"۔ تو اس سے بڑھکر اور کیا گناہ ہوگا کہ آپ نے اخبار کے کالم ناحق سیاہ کئے اور میرا اور ناظرین اخبار کا وقت الگ ضائع کیا۔

آپ کی فرضی توضیح کا جواب دیا تو آپ فرماتے ہیں کہ اس جواب کا آپ کے سوال سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ مہربانی فرماکر اپنی توضیح اور میرے جواب کا پہلو بہ پہلو مطالعہ فرمائیں۔ آپ کی توضیح یہ ہے "بقول سماج جب ویدوں کا الہام ہوا تو اسی الہام سے زبان جاری ہوئی تھی۔ اسوقت ان چار شخصوں نے جو بمع ماہرین کو ویدوں کا سننا شروع کیا اور زبان سنسکرت سکھائی تو کیسے سکھائی صرف ویدوں کے الفاظ ہی سکھائے یا اور کوئی لفظ ان کے سوا نہ تھے اگر نہیں تھے تو کیا ان کی ضروریات ویدوں کے الفاظ سے پوری ہو جاتی تھیں۔ کیا زبان سنسکرت کے تمام الفاظ ویدوں میں آگئے ہیں تو باقی الفاظ ان رشیوں نے ان کو کیسے سکھائے تھے۔ اور خود بھی کیسے سیکھے تھے۔ کیا ویدوں کے علاوہ اور بھی کوئی الہام ان کا ہے؟ یا رشیوں کے سوائے اور لوگوں کو بھی الہام ہوا تھا جنہوں نے اپنی ضروریات کے مطابق ایشور سے الفاظ حاصل کئے تھے"۔ اب اگر زبان سنسکرت سکھائی تو کیسے سکھائی" اس فقرہ کے ساتھ باقی کی تمام عبارت پڑھی جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ آپ کا سوال الفاظ سنسکرت کے کافی طور پر بہم پہنچائے جانے کے متعلق ہے۔ اپنی توضیح کے بعد میرا جواب غور سے پڑھیئے جو حسب ذیل تھا :- "اگر مولوی صاحب نے سنسکرت گرامر یا زبان سنسکرت کی بناوٹ کا مطالعہ کیا ہوتا تو وہ ہرگز ہرگز ایسا اعتراض یا سوال پیش نہ کرتے۔ مولوی صاحب کو واضح ہو کہ زبان سنسکرت کے الفاظ محدود اور متعدد نہیں ہیں بلکہ الفاظ سنسکرت کے مادے یعنی مصادر وغیرہ مقررہ تعداد کے ہیں سنسکرت گرامر کے ماہرین جتنے لفظ چاہیں مادوں سے خود بخود بنا سکتے ہیں۔ رشیوں کے مطلب کے واسطے ویدوں کے الفاظ کافی سے بھی زیادہ تھے۔ کیونکہ الفاظ سنسکرت کے مادوں کی تعداد ویدوں کے الفاظ کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے چونکہ وہ چار رشی ایشوری گیان اور تفہیم سے الفاظ کے مادوں سے آشنا اور ویاکرن میں ماہر ہو گئے تھے اسلئے انہوں نے حسب ضرورت نئے الفاظ مادوں سے بنائے اور لوگوں کو سکھا دئیے۔ وہ لوگ گرامر وغیرہ پڑھکر خود بھی الفاظ وغیرہ بنانے کے قابل تھے پس ان چار رشیوں کے سوائے اور کسی کو ویدوں یا زبان سنسکرت کا الہام نہیں ہوا اور نہ ہی کسی الیسے الہام کی بعد ازاں ضرورت تھی"۔ ان دونوں اقتباسوں کیلئے معافی مانگ کر اس امر کا فیصلہ میں ناظرین کو ذمہ ہی چھوڑتا ہوں۔ کہ آیا میرے جواب کو مولوی صاحب کی انوکھی توضیح کے ساتھ کوئی تعلق ہے یا نہیں۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے جواب مندرجہ بالا کو خواہ مخواہ اپنے مطلب کے موافق چار فقروں میں تقسیم کر ڈالا ہے اور دھمکی یہ دی کہ اگر وہ ان چار فقروں کی تردید میں مصروف ہو جائیں تو پھر میرا کلام اور بھی بڑھ جاویگا۔ یہ بھی عجیب تحقیق حق ہے کہ بجائے مشکور ہونے کے مجیب کو ناجائز دھمکی دی جاوے مگر ہم ان چالوں سے ناواقف نہیں ہیں اور ہر

[1] اصل میں اسی طرح حوا کو ہا تو ہو ریسو تھا لکھا ہوا ہے جو بابو صاحب کی لیاقت کا ثبوت ہے سو لطف پر لطف یہ ہے الامیں سر پیار کر مارا۔ ایڈیٹر ملی سو گدا لکھتا ہے ہوز سعد عاد۔ ...

وقت بھی کہتے ہیں ۔

نقارہ دھرم کا بجتا ہے آؤ جس کا جی چاہے + صداقت وید اقدس آزماؤ جس کا جی چاہے

سفارش اولیا اور انبیا کی وہ نہیں سنتا + عبث الزام رشوت کا لگاؤ جس کا جی چاہے

بہشت جاودانی کا پتا پاتا نہ دنیا میں + تو پھر جوروں کی خاطر جان گنواؤ جس کا جی چاہے

اختتام کو قریب سولوی صاحب یہ منشا ظاہر کرتے ہیں کہ صرف اتنے کا جواب دیا جائے کہ رشیوں نے حاضرین کو زبان سنسکرت اور اس کی گرامر سکھائی تو کیسے سکھائی۔ یہ ایک ایسا موٹا سوال ہے کہ سوائے مولوی صاحب کے اور کوئی شخص اسے ہرگز ہرگز پیش نہ کرتا مگر چونکہ میں ان کی تسلی منظور ہے اسلئے ایک موٹی سی مثال کو ذریعہ اس سوال کا جواب ان کے ذہن نشین کرتے ہیں۔ یہ بات تو ان کی سمجھ میں آتی ہے کہ ملہان وید نے ایشوری گیان اور تعلیم سے زبان سنسکرت۔ صرف نحو سنسکرت اور الفاظ وید کے معانی اور مطالب سیکھ لئے۔ مگر یہ سوال کہ ایسے عالم رشیوں نے حاضرین کو یہ باتیں کیونکر سکھائیں سو اس کے جواب کے لئے مولوی صاحب اپنی اس حالت کو یاد کریں کہ جب وہ ایک شیر خوار بچہ تھے۔ اور ان کے والد ماجد اور اماں جان ان کے معلم اور محافظ تھے۔ یہ ہر دو بزرگ تو زبان پنجابی سے واقف تھے اور مولوی صاحب جاہل مطلق تھے۔ ان کے والدین ان کو زبان پنجابی سکھاتے گئے اور ساتھ ساتھ دنیاوی چیزوں کا علم بخشتے گئے۔ جسطرح مولوی صاحب نے زبان پنجابی سیکھ لی اور علم حاصل کر لیا۔ اسی طرح حاضرین نے رشیوں سے زبان سنسکرت سیکھی اور اشیاء کا علم حاصل کیا۔ یا جسطرح مسلمان خانساماں جو انگریزی سے ناآشنا ہوتے ہیں انگریزوں کی صحبت میں رہکر انگریزی زبان سیکھ لیتے ہیں اسی طرح حاضرین نے رشیوں کی صحبت سے زبان سنسکرت سیکھی اور زبان سیکھ کر اس کی گرامر سیکھنا کچھ بھی مشکل نہیں۔

سوال سوم۔ یہ تھا کہ حاضرین کو ملہان وید کا یقین کیونکر آیا۔ جب میں نے اس کا جواب دیا تو مولوی صاحب نے ایڈیشن منجری میں سے سوامی جی کا ایک بیان میری جواب کی تردید میں پیش کیا۔ لیکن جب میں نے ثابت کر دیا کہ سوامی جی کے بیان سے میری جواب کی تائید ہوتی ہے تو مولوی صاحب کو منہ پر مہر خموشی لگ گئی مگر ان کے لئے چپ رہنا تو قریباً ناممکن ہے پس میرے جواب کو دیدہ و دانستہ یا غلط فہمی سے غلط پیرایہ میں بیان کرتے ہوئے یوں بولے۔ سو آپ کا زور اس فقرہ پر ہے کہ گیان وید پڑھکر لوگوں کی حالت بدل گئی۔ بہت خوب۔ مگر اس کو سوال سے کیا تعلق۔ سوال تو یہ تھا کہ بقول سوامی جی جبکہ وہ ابتدائی حالت میں حیوانوں کی طرح بے سمجھ تھے تو ان کو ایسے باریک مسئلہ کا علم کیونکر ہوا۔

کہ الہام بھی کوئی چیز ہوتا ہے اور یہ رشی ایشوری الہام سے بہرہ ور ہیں"۔ معاف فرمائیے میرا زور اس فقرہ پر زیادہ نہیں کہ "گیان وید پڑھکر لوگوں کی حالت بدل گئی" بلکہ میرا زور تو اس فقرہ پر زیادہ ہے کہ "یقین دلانے کا فعل گیان دینے کے فعل کے بعد واقعہ ہوا"۔ ذرا غور سے میرا جواب ملاحظہ فرمائیے جو حسب ذیل تھا "سوامی دیانند جی فرماتے ہیں کہ گیان وید کو حاصل کر کے لوگوں کی حالت بدل گئی"۔ مولوی صاحب اپنے سوال کو یاد کریں کہ یقین دلانے کا فعل گیان دینے کے فعل کے بعد واقعہ ہوا نہ کہ بمصداق "سوت نہ کپاس جولاہے سے لٹھم لٹھا" گیان دیا ہی نہیں اور یقین دلانے کی پہلے ہی پڑ گئی۔ جب لوگوں کو رشیوں نے ویدوں کا گیان دیا۔ تو لوگ عالم اور فاضل ہو گئے۔ ایسے لوگوں کے لئے یہ سمجھنا نہایت ہی آسان تھا کہ وہ گیان پرماتما کا ہی ہے۔ سوگند بازی یا معجزات کی وہاں ضرورت یا قدر نہ تھی"۔ اگر یہ جواب آپ کی سمجھ میں نہیں آیا تو لیجئے مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں آپ ماشاءاللہ مولوی فاضل ہیں اور عربی زبان میں بہت کچھ دسترس رکھتے ہیں۔ جب آپ کسی مسجد میں مسلمان لڑکوں کو عربی پڑھانا شروع کریں اور وہ بیکر محض جاہل مطلق ہوں تو اسوقت ان کے دل میں یہ خیال ہی نہیں پیدا ہوگا کہ آپ نے عربی کہاں سے سیکھی یا عربی کا کونسا امتحان پاس کیا۔ آپ جو کچھ ان کو گلا پھاڑ پھاڑ کر پڑھاتے جائینگے وہ اسی طرح پڑھتے جائینگے۔ حتے کہ وہ رفتہ رفتہ عربی زبان سیکھ کر اس بات کا امتحان کرنا چاہینگے کہ آپ کتنے پانی میں ہیں۔ اور پھر وہ آپ سے یہ پوچھیں گے کہ آپ نے کونسا امتحان پاس کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ابتدائے آفرینش میں ان چار رشیوں کے سوائے باقی حاضرین جو جاہل مطلق تھے ان کے دل میں تعلیم شروع ہونے کے ساتھ ہی یہ سوال پیدا نہیں ہو سکتا تھا کہ ان رشیوں سے پوچھنے لگیں کہ حضرت ہمیں تو تعلیم دینے لگے ہو۔ پہلے یہ بتاؤ کہ آپ نے علم کہاں سے حاصل کیا تھا لیکن جب وہ رشیوں سے علم حاصل کر کے خود عالم بن گئے اور منطق اور فلسفہ کے باریک مسئلوں کو سمجھنے لگ گئے تو وہ سمجھ سکتے تھے کہ رشیوں کا علم الہامی ہے کیونکہ اور کوئی شخص ان رشیوں کو تعلیم دینے والا کوئی نہ دیتا تھا اور علم بغیر تعلیم و تدریس کے حاصل ہو نہیں سکتا۔ اس لئے ان رشیوں کا استاد سوائے پرماتما کے اور کوئی ہو نہیں سکتا۔ پس بغیر چاند یا سورج کے ٹکڑوں کے نظر آنے کے ہی حاضرین کو ملہان وید کا یقین تھا۔ اس لئے مولوی صاحب کو چاہئے کہ وہ ایک دفعہ پھر اپنی بابت کہیں کہ ۔

تفسیر ثنائی ۔ ترجمہ ۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ ۔ ...

غیر بھی تیرا تھا میرے دعوے بھی سراسر جھوٹے
تم ہی سچے سہی اس بات کا جھگڑا کیا ہے

مسلمان بھائیوں کا سچا خیر خواہ، ہرچند داس خرابی لے سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول پالم پور)

اسلامی جواب

ڈیر اڈیٹر پرکاش تسلیم۔

میرے عنایت فرما پنڈت ہرچند داس جی نے میرے سوال کا جواب دینے کی طرف توجہ کی ہے جس کا میں شکر گزار رہوں گا مگر اب کی دفعہ تو پنڈت جی بہت ہی خفا معلوم ہوتے ہیں خیر ہو۔ چونکہ سوال کی سختی سے تنگ آ رہے ہیں اس لئے معذور بھی ہیں۔ میرے مضمون کی نسبت آپ ریویو کرتے ہیں کہ "مولوی صاحب کی تحریر میں کہیں تو عشق بازوں کے دل سوز اشعار ہیں۔ کہیں سوامی دیانند اور راقم پر بیجا حملے کئے ہیں، راہم کا ایسا منصب۔ عاشقانہ اشعار کی بھی ایک ہی کہی۔ معلوم ہوتا ہے میری نسبت آریہ سماج نے یہ الفاظ فونوگراف میں بند کر رکھے ہیں۔ جہاں سے سنو یہی آواز آتی ہے کہ عاشقانہ اشعار پڑھتے ہیں حالانکہ لطف سخن کیلئے مناسب موقعہ پر شعر پڑھنا ہر ایک لٹریچر میں پسند کیا گیا ہے کیا سچ نہیں ہے ؎

اہل جوہر کو ہے لازم سخن آرائی بھی۔
بزم میں اہل نظر بھی ہیں تماشائی بھی

رہا سوامی اور آپ پر بیجا حملے۔ سو مہربان میں نے تو کوئی حملہ نہیں کیا۔ آپ نے مجھ پر حملہ کرنے کی فرصت ہی کب دی ہو۔ دیکھئے آپ نے کس کس طرح سے مجھ پر حملے کئے ہیں۔ علم سے جاہل، منطق سے ناواقف۔ فلسفہ سے بے شعور وغیرہ وغیرہ لیکن جب میں نے ثابت کیا کہ حضور ایسا دعویٰ کرنے کے مجاز نہیں کیونکہ آپ نے اصول اور نتائج کو مترادف سمجھا ہے جو آپ کی منطق دانی کا ثبوت ہے تو آپ فرماتے ہیں

"جناب مولوی صاحب جس بات کو آپ نے غلط قرار دیا ہے وہی تو آپ کے فلسفہ دانی کے بھید کو طشت از بام کرتی ہے۔ میری تحریر میں "اصول" اور "نتائج عامہ" کو مترادف کہا جانے پر جو آپ فرماتے ہیں کہ ان میں تو اصل اور فرع کی نسبت ہے یہی تو آپ کی لاعلمی کا ثبوت ہے۔ حضرت! اصول کو اکثر اوقات نتائج عامہ بھی پکارا جاتا ہے۔ بہت سے اصول خاص مثالوں کے ذریعہ نتائج نکال کر قائم کئے جاتے ہیں اور اس قسم کی بہت سی مثالوں سے جو عام نتیجہ نکلتا ہے اسی کا نام اصل ہوتا ہے"

واہ منہ! اور تعصب تم کیسے کیسے علم داروں کو بھی بے علم بنا دیتے ہو۔ پنڈت جی معاف کیجئے اگر میں کہوں "سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست" جناب والا اصول اپنے مفہوم میں اصول ہی ہیں اور نتائج اپنے مفہوم میں نتائج ہی ہیں۔ جس اعتبار سے "اصول" اصول ہیں اس اعتبار سے وہ نتائج نہیں اور جس اعتبار سے نتائج ہیں اس اعتبار سے اصول نہیں۔ مثلاً جس لحاظ سے آپ باپ ہیں۔ اس لحاظ سے بیٹے نہیں اور جس نسبت سے آپ بیٹے ہیں اس نسبت سے آپ باپ نہیں گو سر دست آپ میں دونوں وصف جمع نہیں ہونگے۔ مگر ان دونوں وصفوں کو حصول کے اعتبارات الگ الگ ہیں۔ پس کیا یہ کہنا بجا ہے ؎

ناصحا اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ ناداں ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

اس پر بھی آپ مجھ سے دریافت فرماتے ہیں کہ

"مگر مولوی صاحب سچ کہئے کہ اب آپ کو منطق میں طبع آزمائی کرنے کا شوق کیونکر گدگدایا؟ یہ میری تحریر جس کو آپ نے بنائے ثبوت منطق دانی خود بنایا ہے ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء کے پرکاش میں شائع ہوئی تھی اور آج تک آپ کو اس کی بنا پر اپنی منطق دانی کا ثبوت دینے کے لئے تین ماہ سے زیادہ عرصہ کی مہلت تھی مگر جب میں نے اس کو آپ کے اس دعوے کی تردید میں پیش کیا"

کیا خوب! واہ جی جناب میں تو اب بھی اس فضول کام میں وقت نہ کھوتا کیونکہ میرے نزدیک منطق دانی کوئی الہامی مرتبہ تو نہیں کہ میں اس میں گنج وکاؤ کروں۔ مناظرہ میں دلیل دینا اور دلیل لینا اصل مطلب ہے۔ کوئی منطق جانتے یا نہ جانتے ہیں کیا۔ ما را چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت۔ مگر چونکہ آپ بار بار خاکسار سے الجھتے تھے اس لئے ذرہ سی آپ کی چٹکی لی گئی تاکہ آپ کو بھی قدر عافیت معلوم ہو کیونکہ ؎

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

خیر یہ تو آپ کی ادھر ادھر کی باتوں کا ذکر تھا جو محض آپ کی خاطر با دل ناخواستہ کیا گیا۔ اب میں اصل سوال پر آتا ہوں۔

میں پہلے بھی کسی نمبر میں لکھ چکا ہوں کہ میرا اصل سوال صرف ایک ہی ہے باقی سوالات جو پیدا ہوئے ہیں وہ آپ کی مہربانی سے ہوئے ہیں۔ چونکہ ناظرین آپ کے جوابات سن چکے ہیں کہ آپ مہان ویدکی سوانح عمری بتلانے سے عاجز ہیں صرف منیجر آریہ مسافر کا حوالہ دیتے ہیں۔ مہربان من میں تو سب دیکھ چکا ہوں۔ آپ انہی سے فائدہ حاصل کر کے بتلا دیجئے کہ آپ کے اگنی رشی کون تھے۔ کس ملک میں پیدا ہوئے۔ کہاں کہاں سفر کو گئے۔ اخلاقی حالت ان کی کیا تھی۔ مذہبی کیا

تھی۔ ان کی اولاد کیا کیا تھی۔ کتنی عمر میں انتقال ہوئی وغیرہ وغیرہ نہ صرف منہ سے کہدیتے بلکہ اس کا ثبوت بھی دیتے۔ تعجب ہے آپ کے نئے بھائی ہندو تو آجتک اتنا بھی نہیں مانتے کہ اگنی۔ وایو وغیرہ کسی آدمی کا نام ہے اور آپ ان کی سوانحعمری کے مدعی ہیں۔ چہ خوش۔ من چہ گویم تنبورہ من چہ گوید۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ جب طبلبان وید نے الہام کا دعویٰ کیا تو حاضرین اور سامعین کو یقین کیونکر ہوا کہ یہ الہامی ہیں کیا کوئی معجزہ دکھایا تھا یا کوئی اور بات تھی اس کا جواب آپ دیتے ہیں کہ۔

"جب آپ کسی مسجد میں مسلمان لڑکوں عربی پڑھانا شروع کریں اور لڑکے محض جاہل مطلق ہوں تو اسوقت اُن کے دل میں یہ خیال ہی نہیں پیدا ہوگا کہ آپ نے عربی کہاں سے سیکھی یا عربی کا کونسا امتحان پاس کیا۔ آپ جو کچھ ان کو کلا پہاڑ پہاڑ کر پڑہاتے جائیں گے وہ اسی طرح پڑھتے جائیں گے۔ بلکہ وہ رفتہ رفتہ عربی زبان سیکھ کر اس بات کا امتحان کرنا چاہیں گے کہ آپ کتنے پانی میں ہیں اور پھر وہ آپ سے یہ پوچھیں گے کہ آپ نے کونسا امتحان پاس کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ابتدائے آفرینش میں اُن چار رشیوں کے سوا جو باقی حاضرین جو جاہل مطلق تھے اُن کے دل میں تعلیم شروع ہونے کے ساتھ ہی یہ سوال پیدا نہیں ہو سکتا تھا کہ اُن رشیوں سے پوچھنے لگیں کہ حضرت تم ہمیں تو تعلیم دینے لگے ہو۔ پہلے یہ بتاؤ کہ آپ نے علم کہاں سے حاصل کیا تھا۔ لیکن جب وہ رشیوں سے علم حاصل کر کے خود عالم بن گئے اور منطق اور فلسفہ کے باریک مسئلوں کو سمجھنے لگ گئے تو وہ سمجھ سکتے تھے کہ رشیوں کا علم الہامی ہے کیونکہ اور کوئی شخص اُن رشیوں کو تعلیم دینے والا دکہائی نہ دیتا تھا۔"

غنیمت ہے مگر سوامی جی تو کہتے ہیں کہ مدت دراز تک وہ لوگ حیوانوں کی طرح تھے خدا خدا کر کے ان کو مدت مدید و عرصہ بعید کے بعد کچھ تھوڑی سی سمجھ آئی کہ مافی الضمیر ادا کر سکیں تو نہایت سے نہایت ایسے ہوئے ہونگے جیسے گاؤں کے دہقان۔ جاٹ وغیرہ ہوتے ہیں لیکن اتنی موٹی سمجھ کے آدمی کیونکر جان سکتے ہیں کہ الہام اور الہامی بھی کوئی چیز ہوتے ہیں۔ اور اگر یہ بات مان بھی لی جائے کہ وہ رشیوں سے زبان سیکھے تھے اس لحاظ سے خاموش رہے ہوں تو جہاں بقول سوامی جی ہزاروں کی تعداد تھی قرین قیاس ہے کہ ان میں کوئی ان کا مخالف بھی ہوگا چنانچہ آپ نے خود بھی مثال ایسی ہی دی ہے کہ رفتہ رفتہ عربی زبان سیکھکر تمہارا امتحان کرنا چاہینگے کہ آپ کتنے پانی میں ہیں وغیرہ۔ پس ان مخالفوں کو سمجھانے کے لئے طبلبان کے پاس کیا ثبوت تھا۔ زبان کا سیکھنا یا سکھانا اور بات ہے اور الہام کا دعویٰ اور ثبوت اور۔

خیر چونکہ میرا اصل سوال یہ نہیں بلکہ اصل سوال صرف اتنا ہے کہ رشیوں نے جب لوگوں کو وید سنائے تو انہوں نے ان کو کیسے سمجھایا اور لوگوں نے کیسے سمجھا اس لئے میں ان زائد باتوں کو چھوڑتا ہوں اور اصل سوال کے جواب پر جو آپ نے دیا ہے توجہ کرتا ہوں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"رہا یہ سوال کہ ایسے عالم رشیوں نے حاضرین کو یہ باتیں کیونکر سکھائیں سو اس کے جواب کے لئے مولوی صاحب اپنی اُس حالت کو یاد کریں کہ جب وہ ایک شیرخوار بچہ تھے اور اُن کے والد ماجد اور والدہ جان اُن کے معلم اور محافظ تھے یہ ہر دو بزرگ تو زبان پنجابی سے واقف تھے اور مولویصاحب جاہل مطلق تھے۔ اُن کے والدین ان کو زبان پنجابی سکہاتے گئے اور ساتھ ساتھ دنیاوی چیزوں کا علم بخشتے گئے جسطرح مولوی صاحب نے زبان پنجابی سیکھ لی اور علم حاصل کر لیا۔ اسی طرح حاضرین نے رشیوں سے زبان سنسکرت سیکھی اور اشیاء کا علم حاصل کیا۔ یا جسطرح مسلمان خانساماں جو انگریزی سے ناآشنا ہوتے ہیں انگریزوں کی صحبت میں رہکر انگریزی زبان سیکھ لیتے ہیں اسی طرح حاضرین نے رشیوں کی صحبت سے زبان سنسکرت سیکھی اور زبان سیکھکر اس کی گرامر سیکھنا کچھ بھی مشکل نہیں۔"

بہت خوب غنیمت ہے کہ آپ نے اپنا مدعا صاف کرنے کی کوشش کی ہے مگر افسوس کہ آریہ سماجی ہوکر سوامی جی کی تحریروں کو بھول گئے۔ سوامی جی جو لکھتے ہیں وہ غور سے سنئے۔

"آدی سرشٹی (شروع پیدائش) میں ایشور نے بہت سے انسان جیوان اور نباتات پیدا کئے۔ چنانچہ یجروید کے اکتیسویں ادہیائے میں اس کا مفصل بیان کیا گیا ہے۔ لیکن اُن میں گیان اور کرم کی وجہ سے اب جیسا فرق ہوگیا ہے سو موجود نہ تھا۔ اُن لوگوں کو صرف کہانا پینا اور بھوگ کرنا ہی معلوم تھا پھر لکھتے ہیں ان کے لئے کوئی امر و نہی نہیں تہا نہ ہی اب تک کوئی قانون تہا۔ آنکھوں سے روپ دیکھنا۔ کانوں سے شبد سننا۔ پاؤں سے چلنا وغیرہ۔ بس اس سے زیادہ کام آدی سرشٹی میں نہیں تہا۔ ایسی حالت آدی سرشٹی میں کچھ عرصہ تک رہی پھر پرمیشور نے منشوں کو وید گیان دیا۔ پس وید کے گیان سے ہی گناہ اور نیکی کا علم ہوا۔" (دیدیش منجری صفحہ ۹)

ahmadimuslim.de

سوال ۱۰
دانت اور آنکھ
قدر کرو۔
دنیا کی نعمتوں کے مزے ا
تازگی دانتوں سے ہی ہے۔ کوئی
کسی کے دانت گئے بس اُ
بہتری کی نہ ہوئی تھی۔ ا
نو لگ سکتے ہیں۔ کرم خو
بھی ہو سکتا ہے۔ اگر ہمارے
کا استعمال ہوتا رہے تو دا
لئے عملدرآمد کی حفاظ
نہ گریں نہ کیڑا کھا سکے بلکہ
رہیں۔ منجن خوشبودا
بھی ہے۔ طبیعت میں
قیمت فی ڈبیہ ۳ تین
بکس عہ محصولڈ
جب صاحب نے دا
بنوا سکتے ہیں نرخ
ہو سکتا ہے۔
عینیں
ہم خوبصورت
کی طرز پر لگا سکتے
کے واسطے کئی قسم
المشتہر
شیخ خلیل ال
وچشم ساز

یہ عبارت اپنا مدعا صاف بتلا رہی ہے کہ ویدوں کے آنے سے پہلے لوگ زبان سمجھ چکے تھے۔ ویدوں کے آنے سے ویدوں کے احکام کا علم ان کو ہوا۔ پس آپکا سابقہ اور لاحقہ جواب سب غلط ہوا۔ کہ الہام اور زبان ایک ساتھ ہیں۔ ویدوں سے زبان جاری ہوئی۔ پس اسی جواب پر تمام بحث کا مدار ہے۔ مناسب ہے کہ آپ تمام توجہ اسی پر منعطف فرما دیں ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

اور اگر آپ کی بات مان لیں کہ واقعی ایسا ہی ہوا جو آپ لکھتے ہیں کہ "جیسا بچہ ماں باپ سے زبان سیکھتا ہے اسی طرح حاضرین نے ملہمان سے زبان سیکھی تھی" تو مہربان یہ تو فرما دیں کہ آجکل بھی اگر ایک بالغ آدمی ویدک زبان سیکھنا چاہے یعنی ویدوں کی تعلیم کی تکمیل کرے تو دس بارہ سال میں کہیں جا کر ایسا آدمی کمال کر سکتا ہے تو ان بیچاروں نے جو بقول سوامی جی حیوانوں کے مشابہ تھے سوائے کھانے پینے اور بھوگ کرنے کے جانتے ہی نہ تھے۔ کتنے عرصہ میں زبان سیکھی ہوگی۔ اور کب جا کر ان کی روزانہ حاجات پوری ہوئی ہونگی۔

افسوس پنڈت جی جو کچھ کہتے ہیں واقعات اور اقوال سوامی اس کی تائید نہیں کرتے اس لئے قابل پذیرائی نہیں۔

شکر ہے پنڈت جی نے میری محبت کے اثر سے اس مضمون میں دو تین شعر بھی لکھے ہیں اسلئے مناسب ہے کہ میں بھی ان کی خاطر اسی وزن میں دو تین ان کو سناؤں پس غور سے سنیں۔ ؎

دینیں محمدا ہے آئے جس کا جی چاہے + نہ آئے آپ کو کافر بنائے جسکا جی چاہے
نہ ویگانگی سے کبھی بیٹا مہاشہ کا + عبث پھر استری اپنی گنوائے جسکا جی چاہے
سراسر ہے نفع کی بات کیوں کرتے نہیں سکو + مقدر اپنا اپنا آزمائے جسکا جی چاہے

آخیر مضمون کے پنڈت جی نے مجھسے ایک شعر سننے کی درخواست کی ہے سو ان کی خاطر میں یہ درخواست منظور کرتا ہوں۔ بس غور سے سنیں ؎

ہم کیوں کہیں آتا ہو چہرہ ہے کسی کا + خود آئینہ میں دیکھ لو دو چار سے پوچھو

ایک اور لو ؎

سنبھل کر رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں + کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

یہ بحث ابتدا سے آریہ اخبار پرکاش لاہور میں چھپتی تھی مگر اب اڈیٹر پرکاش نے اس بحث کے درج کرنے سے انکار کر دیا ہے وجہ یہ بتلائی ہے کہ ایک تو جواب دیر سے آیا ہے دوئم اس بحث کے متعلق فریقین کے خیالات ناظرین سن چکے ہیں۔ اس لئے یہ بحث بھی ختم ہے۔ مگر اڈیٹر صاحب پرکاش کی دونو وجہیں ہمارے خیال میں درست نہیں۔ دیر کی بابت تو یہ ہے کہ اسی مدت کو قریب قریب جواب میں دیری ہوتی رہی۔ آپ پرکاش میں سوال وجواب کے پرچوں کی تاریخیں ملاحظہ کریں۔ دوئم آپ نے اخبار میں اس کے متعلق کوئی قاعدہ نہیں لکھا ہے کہ اتنی مدت تک جواب آنا چاہئے۔ دوسری بات بھی اسی لئے غلط ہے کہ اس کے لئے بھی کوئی قانون نہیں ہے کہ اتنے نمبروں تک سوال وجواب ہوا کرینگے اس سے بعد بند۔ اڈیٹر پرکاش نے چونکہ بحث کا کالم جاری کیا ہے اسلئے ان کو چاہئے کہ اس کے متعلق قواعد حسب معمول ٹائٹل پر لکھا کریں۔ یہ ہمارا ایک دوستانہ مشورہ ہے جو شکریہ سے قابل قبول ہے۔ ایڈیٹر

اہلحدیث کانفرنس

کے متعلق جناب مولوی محمد حسین صاحب تاجر کونگہ و سفیدی از دہلی تحریر فرماتے ہیں۔ انکی تحریر حسب ذیل ہے:-

بخدمت جناب مخدومی مولانا ابو الوفا محمد ثناء اللہ صاحب دام مجدہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۵ اکتوبر کے اخبار گہر بار اہلحدیث میں جو تجویز جلسہ سالانہ علماء اہلحدیث کی بابت تحریر ہوئی ہے اُس سے مجھکو اتفاق ہے مدت سے دل یہی چاہتا تھا کہ علماء اہلحدیث سالانہ ایک جگہ جمع ہوکر اپنے وعظ سے مخلوق الہی کو فائدہ پہونچا دیں۔ جس سے اشاعت حدیث رسول الثقلین علیہ الصلوٰۃ والسلام بخوبی ہو سکتی ہے۔ میرے نزدیک پہلے پہلے یہ جلسہ سالانہ دہلی میں قرار دیا جاوے کیونکہ جناب شیخ الاسلام والمسلمین جناب مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب رضی اللہ تعالی عنہ نے دہلی ہی کے قیام میں اطراف عالم میں اشاعت حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائی ہے۔ دوسرے مزار مقدس حضرت مرحوم مغفور بھی یہاں دہلی ہی میں ہے فاتحہ و دعا زیارت سب علماء اہلحدیث کو بخوبی ہوسکیگی۔ لہذا خاکسار ملتمس ہے کہ جناب اس خاکسار کی رائے کو مشتہر فرمائیں۔ جہاں کہیں اتفاق رائے ہے یہ جلسہ قرار پاوے اسکو صرف کیواسطے خاکسار مبلغ ۲۵ روپیہ پیش کریگا۔ امید کہ دیگر حضرات بھی اسپر توجہ تام فرماوینگے۔ زیادہ نیاز

ایڈیٹر:- امید ہے اور بزرگوار بھی اپنی اپنی رائے

حدیث نبوی کا ادب

وہ حدیث ... پیارے رسول ... علیہ وسلم کا جسکی قدر جسکی تعظیم جسکے عامل صحابہ محدثین مفسرین ائمہ ...

ahmadimuslim.de

جسکو آجتک پیرو علی عظمت، ووقار کی نظر سے دیکھتو وہ حدیث جسکی ہی وجہ او جسکے ہی طفیل سے لوگ ائمہ اولیا کا مرتبہ حاصل کیئے۔ دنیا میں محدثین مجتہدین کے نام سے شہرت پائے آج اُس ایسے پیارے کلام کو تحقیر کی نظر سے دیکھنے لگے ہیں اور غیر ضروری سمجھ رہے ہیں اور اپنے دل لگی کتابوں کو پڑھ رہے ہیں اور اپنے اپنے مذہبی اُن کتابوں کو جو ایسی پیارے مقبول کلام کی نقل ہیں اور اپنی اور قیاس سے بھرے ہوئے ایسی عزت اور توقیر کی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں کہ حدیث کو کچھ نہیں سمجھنے لگے ذرا اپنے اپنے دلوں پر ہاتھ رکھکر دیکھو کہ واقعی اور فی الحقیقت ہماری یہ گت بنی ہوئی ہے یا نہیں۔ افسوس ہے ہمارے ایمان واسلام پر کہ رسول اللہ کی امت کہلائیں اور آپکی کلام کی عظمت دلوں میں نہ رکھیں۔ اور افسوس ہے کہ زبانی محبت کا دعویٰ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے کو شیدا جانیں اور پھر غیر علوم کو ضروری سمجھیں۔ حدیث پاک کو غیر ضروری۔ غرض چونکہ یہ طریقہ شیوع کرتا جاتا ہے حدیث کی عظمت دلوں سے اُٹھتی چلی ہے۔ بہتر ہے کہ میں اپنی چھوٹی ٹوٹی تقریر میں حدیث کا ادب کس طرح کرنا چاہیئے" بتلاؤں۔ خدا غور وایمان سے ملاحظہ فرمائیے۔ اب میں پہلے قرآن عظیم الشان سے یہ ثابت کر دکھانا چاہتا ہوں کہ حدیث ہی کا ادب بعد کلام اللہ کے لازمی ہے چنانچہ ایک جگہ ارشاد ہے فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (ترجمہ اگر تمہیں میں کسی مسئلہ کے درمیان جھگڑا پڑے تو اسکو خدا اور رسول کی طرف لیجاؤ (یعنی خدا کیطرف قرآن دیکھو اور رسول کیطرف حدیث پر غور کرو) اگر تم کو خدا اور قیامت کے دن پر ایمان ہے اور یہ بہتر ہے (یعنی یہ طریقہ اچھا ہے) دوسری جگہ ارشاد ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (ترجمہ) قسم ہے تیرے پروردگار کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مومن نہ ہونگے کوئی جبتک کہ ہر اپنے جھگڑے میں تجھ ہی کو حاکم نہ بنائیں گے اور تیرے کلام کو بالکل تسلیم نہ کرینگے۔ آج ہم اپنے ہر مسئلہ کے جھگڑوں کو فلاں پیر کے طرف لیجاتے ہیں۔ فلاں کا قول ڈھونڈ لیتے ہیں کیوں ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے اتنے گریزاں ہیں اور کیوں اپنے اپنے لکھے ہوئے کتابوں سے شوق کیا یہی ہمارا ایمان واسلام ہے۔ خیال کرو یہ مانا جائے تسلیم کیا جاتا ہے کہ کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ایسا عظیم اعلم امام گذرا ہے جسکا ثانی نہیں اور اسکو امام المومنین کا بھی خطاب دیا جائے مگر رسول اللہ سے تو نہیں بڑھا وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ ترجمہ۔ اور اللہ اور رسول اُنکا بہت حقدار ہیں اسکے کہ راضی کریں اُسکو اگر ہیں ایمان والے) جب رسول اللہ سے نہیں بڑھا تو اُسکا کلام کیسے رسول اللہ کے کلام سے بڑھ جائیگا۔ ہم کیسی جرأت کر رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے مقابل غیر کے کلام کو سبقت دے رہے ہیں حدیث کا ادب وتعظیم چھوڑ کر اور کتب کی تعظیم وعظمت پر لکچریں دے رہے ہیں اور قرآن مجید کی مندرجہ بالا ارشادات کی کوئی پرواہ نہیں رکھتے۔ (اب حدیث شریف سے حدیث کا ادب دکھلانا چاہتا ہوں) مشہور حدیث ہے کہ ایک یہودی اور منافق اپنے مقدمہ کو آنحضرت کے سامنے لائے آپنے یہودی کیطرف فیصلہ کیا منافق دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ کے پاس گیا۔ حضرت عمر نے سنا کہ رسول اللہ نے یہودی کیطرف فیصلہ کردیا ہے فوراً تلوار سے منافق کو قتل کردیا۔ کیونکہ حضرت عمر کی کیا مجال تھی کہ حضور انور کے فیصلہ کو منسوخ کرتے۔ ایک اور مشہور حدیث سنو ایک صحابی اپنے بھتیجے کو نصیحت کی کہ تو غلیل مت مارا کر کیونکہ آنحضرت نے منع فرمایا ہے اسنے انکار کیا صحابی نے کہا تو نے رسول اللہ کی حدیث سے انکار کیا میں تجھسے کبھی بات نہ کرونگا ذرا آنکھ کھولکر دیکھلو آج ہمکو کوئی حدیث کا مسئلہ سناتا ہے تو انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ بھائی ہم شافعی المذہب ہیں شافعی مذہب کا مسئلہ بیان کرو۔
اور سنو! امام المحدثین سید المجتہدین والمفسرین ابو عبد اللہ محمد ابن اسمٰعیل البخاری بخاری شریف میں یہ حدیث نقل کرتے ہیں قال سمعت عمران ابن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء لا یاتی الا بخیر فقال بشیر ابن مکتوب فی الحکمۃ ان من الحیاء وقارا وان من الحیاء سکینۃ فقال لہ عمران احدثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتحدثنی عن صحیفتک (ترجمہ) عمران ابن حصین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حیا نہیں لاتی ہے مگر بہتر ای کو بشیر ابن مکتوب نے کہا کہ حکمت میں بھی لکھا ہے کہ حیا سے وقار اور تسکین ہوتی ہے عمران نے کہا میں تجھکو رسول اللہ کی حدیث بیان کرتا ہوں تو تیرا صحیفہ پیش کرتا ہے) ذرا غور کرو۔ انصاف سے دیکھو آج غیروں کے سینکڑوں اقوال حدیث کے سامنے پیش کیئے جاتے ہیں حدیث کو چھوڑ کر غیروں کے اقوال وقیاسات کے عامل ہو رہے ہیں۔ خدا فضل کرے اپنے بندوں پر اگر یہی حالت رہی تو ہم مومن کو ترپد رسول اللہ کو کیا منہ دکھائینگے خدا سب کو حدیث کا ادب دیدے اور سب کو حدیث وقرآن ہی کا عامل بنادے۔

راقمہ ابو تمیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی

ضرورۃ الامام ... قیمت ۲/ ... منیجر ... امرتسر

فتاوے

س نمبر ۳۷۴ - مال حرام سے مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں اور ایسی مسجد کا تارک ثواب پر ہے یا نہیں؟

س نمبر ۳۷۵ - جس مال سے زکوٰۃ وغیرہ ادا کیجائے وہ مال حلال ہو یا حرام؟

س نمبر ۳۷۶ - یہاں کا قاعدہ ہے کہ راجہ ٹھیکیداروں کو مویشیوں کا چمڑا ٹھیکہ دیدیتا ہے کہ بعوض چرائی کے چمڑا مذکورہ بعد مرنے مویشی کے لے لیا کرو آیا عند الشرع یہ چمڑا ٹھیکیداروں پر حلال ہے یا نہیں؟

س نمبر ۳۷۷ - بوقت شادی کے لڑکی والے کے یہاں خورد ونوش اور زاید از منشا لڑکی والے کے بارات لیجانا اور ہاتھی وغیرہ کا شامل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

س نمبر ۳۷۸ - مرتکب کبائر سے سلام ورد جواب جائز ہے یا نہیں خیر القرون میں جس سے سلام ترک کیا جاتا تھا اس سے کلام ہوتا تھا یا نہیں؟

(عبد الرزاق محمد ارشاد [illegible])

ج ۳۷۴ - مال حرام کی کوئی خیرات قبول نہیں قرآن مجید میں ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ اور حدیث شریف میں ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب یعنی اللہ تعالےٰ سوائے حلال کمائی کے کچھ قبول نہیں کرتا پس جو شخص ایسی مسجد کو چھوڑتا ہے حق پر ہے۔

ج نمبر ۳۷۵ - یہ سوال ہی کیا ہے جب حق اللہ ادا کیا گیا تو اس کے حلال ہونے میں کیا شک ہے۔

ج نمبر ۳۷۶ - کوئی وجہ ممانعت کی میرے علم میں نہیں۔

ج نمبر ۳۷۷ - برات کو دعوت دینا لڑکی والے کے ذمہ نہیں خصوصاً کہہ سے زیادہ لیجانا تو بہت ہی نازیبا امر ہے۔

ج نمبر ۳۷۸ - مرتکب کبائر سے ترک سلام اگر کوئی بزرگ یا معزز آدمی کرے جس کے ترک کرنے سے اس پر نیک اثر پڑے تو تعزیرًا جائز ہے۔ خیر القرون میں بعض بزرگوں نے اسی نیت سے بدعتیوں کے ساتھ ترک سلام کیا تھا۔ اگر ایسا اثر نہیں تو ترک سلام نہ چاہئے۔ حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ سلام ایماندار لوگوں کا تحفہ ہے۔

س نمبر ۳۷۹ - زید اپنی بیوی ہندہ کو قبل از دخول یکبارگی تین طلاق دیکر پھر ارادہ رجوع کا کرے آیا وہ عورت کو اپنے پاس لے سکتا ہے یا نہیں؟

س نمبر ۳۸۰ - ہندہ کو اس کے والدین نے قبل از بلوغ زید کے ساتھ نکاح کر دیا۔ بعد بلوغ ہندہ زید کے نکاح میں رہنا نہیں چاہتی۔ آیا زید طلاق دیکر ہندہ کو جدا کرے یا اسکی اور کوئی صورت ہے؟

(سید عبد السبحان پیش امام مسجد ہندوپور)

ج نمبر ۳۷۹ - تین طلاقوں کے مسئلہ میں ہمیشہ سے اختلاف چلا آیا ہے ایک جماعت کثیرہ اسکو تین ہی سمجھتی ہے اور ایک جماعت اسکو ایک ہی جانتی ہے علماء حنفیہ بھی تین جاننے والوں میں ہیں اہلحدیث ایک کہتے ہیں حدیث نبوی بھی اسی کی تائید کرتی ہے۔ یہ مسئلہ بارہا اہلحدیث میں لکھا گیا ہے پس زید مذکور اہلحدیث کے مذہب پر رجوع کر سکتا ہے۔

ج نمبر ۳۸۰ - طلاق دیدے تو سب سے احسن صورت ہے ورنہ درصورت انکار ہندہ یوں بھی اہلحدیث کے مذہب پر الگ ہو سکتی ہے۔ اہلحدیث [illegible] میں باپ دادا کا عقد نکاح فسخ نہیں پس زید کی طلاق سب سے احسن صورت علیحدگی کی ہے۔

س نمبر ۳۸۱ - ایک عورت ایک مرد کے ساتھ نکل آئی اور عورت مرد کو آپس میں نکاح کرنا چاہتے ہیں اور شخص مذکور اور عورت دونوں دس پندرہ دن ایک گھر یعنی الگ خانہ میں مل جل کے گذران کر چکے ہیں اور وہ عورت اپنا شادی کا طلاقنامہ بتلاتی ہے کیا وہ طلاق دیکھکر شادی پڑھی جاوے؟

(منشی محمد قدرت اللہ مقام ہریرہ ضلع [illegible] خریدار اخبار)

ج نمبر ۳۸۱ - اگر عورت مذکورہ کا نکاح اول نہیں ہے تو نکاح کرا دیا جائے طلاقنامہ کی تصدیق کر لیجائے قرآن مجید میں حکم ہے اِذَا جَاءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا یعنی جب کوئی آوارہ آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لاوے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔

س نمبر ۳۸۲ - اگر کوئی شخص مومن ومسلم کہلا کر شادی میں رسوم [illegible] اسعد تک پیرو ہو کہ بدون ادائیگی رسومات کفر موسوم بہ کنگنہ وسہرا و جامہ رنگین بزعفران سنت نبوی کو منحوس تصور کرتا ہو [illegible] نقارہ وطبلہ وطنبور اور مزامیر یعنی سرنائی وبانسری وغیرہ [illegible] سے ممنوع ومدفوع ہیں مثل ماتم کے تصور کرتا ہو یا وجود [illegible] شادی میں جملہ رسوم لائے نابردہ کے تابع ہو کر نکاح کا نکاح ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو اہل ایمان کا سا یا [illegible]

ahmadmuslim.de

اگر نہیں ہوتا جیسا کہ اکثر کتب دینیات سے صراحتًا ظاہر ہے تو ایسے جماع سے فرزند تولد شدہ حرامزادگی کے ساتھ منسوب ہوگا یا نہیں۔

س نمبر ۳۸۲ - علماء و وعاظ عابد و خطیب باوجود جاننے برائی مجلس کے کہ واں دولہا دولہن اصرار استعمال کریں معازف و مزامیر و نیز اکثر امورات غیر شرع کا بلا خوف چرچا ہے حاضر ہوئے اور مداخلت کرنے کے مجاز ہیں یا نہیں نیز جو علماء دیدہ دانستہ ایسی مجالس غیر مشروعہ میں حاضر ہونے سے اور ان اہل مجلس کی دوستی محبت و مجالست سے خصوصًا بعدازاں کفر میں پرہیز نہیں کرتے بلکہ خود ان کے لئے جو اس رسم کے ساتھ مشروط ہے بے ہراس ایسے مشرکین سے اختلاط رکھتے ہیں اور ایسے مخالفین سنت کے طریقوں کی تائید کرتے ہیں بغرض امر آیت کا تجدید و تکمیل ویسے ہی باطل عقد ایمان و عقد خود میں یا نہیں؟

س نمبر ۳۸۴ - امام مسجد کہ جو باوجود جاننے برائی مجلس و منکرات شرعیہ کے ایسے مجمعوں میں کہ وہاں شراب خوری و آثار زنا و رسوم باعث کفار ہندو و نیز اطوار محرمہ بکثرت موجود ہیں خلاف تردید کہ جو سراسر تائید سنت ہے باوجود قدرت لسانی کے تفہیم نہیں کرتا بلکہ من وجہ تسلیم کو کرتا ہے جیسا کہ اپنے یہاں رسوم کفر محفوظ کا برتاؤ کرنا چاہتا ہے تا بعد ازاں کہ بہاں ہوتے ہوئے دیکھ کر بلا دریغ مشارکت کرنا لائق امام ہونے کے ہے یا نہیں؟

(پیر غلام حیدر از ضلع راولپنڈی)

ج نمبر ۳۸۲ - باوجود اقرار اسلام اور ایمان کے رسومات مروجہ شادی میں کرنے والا مخالف سنت ہوگا کافر نہیں اسلئے اسکا نکاح درست ہے اور اولاد بھی جائز مولود ہے۔

ج نمبر ۳۸۳ - نکاح خوانی ایک امر شرعی ہے اس میں شریک ہونا تو دینی کام ہے۔ البتہ خرابیوں سے روکنے کیلئے زبان بندہ کرنا چاہئے ورنہ بموجب حدیث شریف گونگا شیطان بنجائیگا۔ لیکن نرم الفاظ سے کہنا چاہئے کہ اثر کی امید ہو۔ جو علماء بوجہ محبت قلبی یا طمع دنیاوی کے ایسے بد وضع لوگوں کو نہیں سمجھاتے وہ بہت برا کرتے ہیں ان کو خوف زدہ ہونا چاہئے کہ کہیں اس حدیث کے مصداق نہ ہو جائیں جسکے الفاظ یہ ہیں شر الشر شرار العلماء۔

ج نمبر ۳۸۴ - شخص مذکور کو تعزیرًا امامت سے علیحدہ کر دینا چاہئے جب تک توبہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کعبہ کی طرف تھوک ڈالنے پر امامت سے الگ کر دیا تھا۔

س نمبر ۳۸۵ - ایک سال کا زمانہ ہوتا ہے زید ہندہ عورت سے نکاح کر کے جب سے نکاح کر کے اپنے مکان میں عورت کو لیکر آیا ہے اسقدر ظلم و ستم شروع کیا ہے کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ اسکی ماسوا جو زید کی پہلی ایک بیوی بھی ہے وہ بھی ہندہ کو اسقدر مارتی اور گالیاں دیتی ہے سننے والوں کے کان بھرے ہو جاویں اور زید اپنی ساس اور سسر کو بھی مکان میں آنے نہیں دیتا ہے اور ماں باپ سے ہندہ کو بات چیت نہیں کرنے دیتا۔ ہندہ ایک وقت کہہ بھی چکی ہے کہ میں اس مرد کے پاس نہیں رہ سکتی اور بہت جلد اس مکان سے مجھے نکالو ورنہ میرے جانے میں کسی قسم کا شک نہیں کیا اب وہ عورت بغیر مرد کے حکم کے گھر سے نکل کر چلا آ سکتی ہے یا نہیں بعد چلا آنے کے مرد سے مہر وصول کر سکتی ہے یا نہیں؟ (محمد عبد العظیم پیلا کھڑی ضلع گنجام)

ج نمبر ۳۸۵ - اگر زید ایسا ہی ظالم ہے تو اسکی بیوی بیشک اسکے گھر سے بلا اجازت چلی جا سکتی ہے قرآن میں حکم ہے وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ جیسے مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں ایسے عورتوں کے حقوق مردوں پر بھی دستور سے ہیں۔ پس ایسے ظالم کی ماتحتی ایسے ظلم میں کوئی نہیں۔

س نمبر ۳۸۶ - ایک عورت مسلمان چند سال سے بعد وفات اپنی شوہر کے آوارہ وطن و بدچلن ہو کر پیشہ طوائف کا اختیار کر لیا اور بوجہ نہ ہونے کوئی ذریعہ معاش کے مجبورًا اس فعل شنیعہ کی مرتکب ہو رہی ہے مگر کسی مسلمان خواندہ کے نصیحت کرنے سے اس فعل کی قباحت معلوم کر کے اس فعل کے ترک کرنے پر آمادہ ہے کہ شخص مذکور نکاح کر کے اسکی تاحین حیات کا کفیل ہو اور شخص مذکور بھی نکاح کرنا چاہتا ہے لیکن بخیال طعن و تشنیع ابنائے زمان اقارب و اخوان کے نکاح کرنے سے رکتا ہے جس سے دونوں گنہگار ہوتے ہیں پس ایسی حالت میں بلا لحاظ طعن و ملامت ابنائے زمان نکاح کر لینا جو کہ مانع حرام و موجب سد باب زنا ہے شرعًا لازم ہو کر مستوجب ثواب اور توقف خواہ انکار باعث گناہ ہے یا نہیں؟ جو لوگ بوجہ عار دنیاوی ایسے نکاح کو ناپسند اور اس شخص کو حقیر سمجھیں وہ لوگ قابل ملامت اور ناحق پر ہیں یا نہیں؟ (خورشید ارشد)

ج ۳۸۶ - شخص مذکور کو نکاح مذکور کرنے میں دو ثواب ہیں ایک تو نکاح کا دوسرا عورت مذکورہ کو فحش سے بچانے کا جو لوگ ایسی نکاح کرنے والے کو اس نکاح کی وجہ سے برا جانیں گے وہ سخت گنہگار ہونگے۔

انتخاب الاخبار

آگرہ کے دربار میں راجپوتانہ سنٹرل انڈیا اور ممالک متحدہ کی دیسی ریاستوں کے فرمانروا اور رئیس بھی طلب کئے جائیں گے۔ اس سے پہلے ۱۸۹۳ء میں پنڈی کے دربار میں بھی جب امیر عبد الرحمٰن خاں مرحوم سے لارڈ ڈفرن نے ملاقات کی تھی اکثر رؤسا طلب کئے گئے تھے۔ ان رئیسوں کے ساتھ انکی امپیریل سروس ٹروپس فوج بھی ہوگی۔ وہ بھی اس قواعد میں شریک ہوگی جو امیر صاحب کو دکھلائی جائے گی۔

میر معظم صاحب مالک مطبع فاروقی دہلی انتقال کر گئے۔ مرحوم پُرانے موحد دیندار تھے اللھم اغفرلہ

راجہ تصدق رسول خاں سی ایس آئی تعلقدار جہانگیر آباد ایک لاکھ روپے کے صرف سے سول لائنز لکھنؤ میں ایک مارکٹ بنوانے والے ہیں۔

نوابصاحب بہاولپور نے بانگ دُہل تمام ریاست میں اعلان کر دیا ہے کہ جو مسلمان حج کرنے کا شائق ہو اور انکے پاس سفر خرچ نہ ہو تو نوابصاحب سے درخواست کرنے پر اسکو بہاولپور سے مکہ معظمہ تک آنے جانے کا سفر خرچ اور خوراک مفت دیدی جائیگی۔ نوابصاحب بہاولپور ۱۵ ار نومبر کو بہاولپور سے حج کرنے کے لئے روانہ ہو جائیں۔ (جزاک اللہ)

آدہ آنے والے نئے ٹکٹ جو مال اور ڈاک دونوں کام میں یکساں طور سے مستعمل ہوا کرینگے انگلستان سے بنکر ہندوستان آگئے ہیں یہ ٹکٹ عنقریب جاری کر دئے جائیں گے۔

ایک آنہ والا نیا ٹکٹ جو مال اور ڈاک دونوں کام میں استعمال ہوا کریگا ابھی تک انگلستان سے بنکر نہیں آیا۔

بہاولپور کی کونسل کے ممبروں نے آپس میں چندہ کر کے ۵۰۰۰ روپیہ اسلامیہ کالج لاہور کی تعمیر کے لئے جمع کئے۔ (جزاہم اللہ)

اسلامیہ کالج لاہور کی عمارت کی تعمیر کے لئے ریاست بہاولپور کے تمام ملازمین نے جن کی تنخواہ پچاس روپے ماہانہ سے کم نہیں ہے ایک ماہوار کی چوتھائی بطور چندہ کالج کو عطا کرنیکا ارادہ کر لیا۔

ایک آنہ والا نکل کا سکہ ہندوستان میں آئندہ جنوری میں جاری ہو جائیگا

یورپ کے تمام ملکوں میں اضافہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال ۴ لاکھ

---

۸۰ ہزار ٹن شکر کم بنائی گئی ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۶ ماہ حال کو طاعون سے کل ہندوستان میں ۵۸۳۲ موتیں ہوئیں منجملہ انکے پنجاب میں ۲۸۳۶ موتیں ہوئیں۔

جاپان آجکل روس سے ایک معاہدہ کر رہا ہے جسکی تکمیل ہو جانے پر سائبیرین ریلوے کے ذریعہ سے لنڈن سے ٹوکیو میں ۱۸ دن میں ڈاک پہونچ جایا کریگی۔

آرہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے ایک یوروپین گارڈ کو ایک ہندی مسافر عورت کی عصمت پر حملہ کرنے کے لئے ایک ماہ قید سخت اور سو روپیہ جرمانہ ہوا جو بہت کم سزا ہے۔

سندھ میں طوفانوں سے قابل کاشت زمین اس قدر خراب ہوگئی ہے کہ فصل ربیع سے مایوسی ہے۔

علاقہ ٹیراہ میں بھی ابتک اس قدر پانی بھر رہا ہے کہ جس سے فصلیں بُری طرح تباہ ہیں۔

امریکہ میں رہنے والے آئرش لوگ آئرلینڈ کی حمایت میں خوب سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔

روس میں سباسٹوپول کے کمانڈر اور صوبہ کائش کے نائب گورنر پر بم کے گولے پھینکے گئے۔

سینٹ پیٹرز برگ میں تلاشی لینے پر کثرت سے گھروں سے بم اور ڈائنامیٹ نکلا۔ جو روس کی تباہی کا منظر ہے۔

آگرہ میں امیر کابل کے آنے پر کثرت سے دیسی ریاستوں کے حکمران بھی موجود ہونگے

لاہور میونسپلٹی نے چوہے مارنے کے لئے ۶ ہزار روپیہ خرچ کرنا منظور کیا ہے۔

بریلی کے ایک عطار نے ۸ شخصوں پر دعوے کیا تھا کہ انہوں نے اس بناپر حقہ اور بھنگی کو میرے یہاں آنے سے روک دیا ہے کہ میں نے گلقند میں ولایتی شکر ڈالی تھی۔ عدالت نے آٹھوں مدعا علیہم پر پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کیا اور سو روپیہ مدعی کو دیا۔

پونا میں طاعون نے پھر ایک زور پکڑ کر آفت ڈہا رکھی ہے پہلے ہفتہ صرف ایک دن میں ۵۔۱۶ آدمی اسکے ہاتھوں جان بحق تسلیم ہوئے۔ (قادیانی خوش ہوگی)

مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی طبیعت پہلے کچھ علیل تھی مگر پھر صحت ہوگئی اور آپ ۱۴ اکتوبر کو ہردوئی وغیرہ مقامات کے جلسوں پر تشریف لیگئے۔ خداوند تبارک سلامتی سے واپس لائے۔ (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ

اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکو استعمال سے صرف ۲۴ گھنٹے میں مرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کیلئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلنگ کی ہے جس سے دلی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے غرضیکہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت معہ محصولڈاک ۵ روپیہ

گولڈن پلنگ

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و مبہی ہیں جو کہ فولاد چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں۔ جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر کمزور ہوگئے ہوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں اور کسی بات کی شکایت ہو وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت ۲ روپیہ

مومیائی

ابتدائی سل دق۔ وغیرہ ہر قسم کی دماغی اور بدنی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کیلئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے پر دو چار رتی کھانے سے درد دور ہو جاتا ہے اور جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مبہی و مولد خون ہے بچے بوڑھے نوجوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت ۲ روپیہ فی چھٹانک معہ محصولڈاک

معجون مقوی دماغ

جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہے اور دماغ کمزور ہو گیا ہو نزلہ گرتا ہو سر درد سے تنگ ہو گئے ہوں ضعف بصر کی شکایت ہو۔ وہ اسکا استعمال کریں انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جائیں گی قیمت فی ڈبیہ ۲ روپیہ معہ محصولڈاک

ممسک جریان

اسکے استعمال سے جریان پہلے ہی روز بند ہو جاتی ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہونی شروع ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ۲ روپیہ معہ محصولڈاک (دنجار کی گولیاں ۱ روپیہ فی شیشی)

(دبواسیر کی گولیاں ۱ روپیہ فی شیشی معہ محصولڈاک) (کشتہ قلعی ۲ روپیہ فی تولہ)

علاوہ ازیں ہر قسم کی ادویات مفصل حال لکھکر منگوا سکتے ہیں۔

کشتہ چاندی ۵ روپیہ فی تولہ کشتہ سونا ۱۰ روپیہ فی تولہ (کشتہ فولاد ۲ روپیہ)

المشتہر

پروپرائیٹر ودی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

مفصل ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ ارزاں مل سکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ ۳ روپیہ سے ۵ روپیہ تک فی عدد	کلاہ سادہ ۶ سے ۸ تک فی عدد
" ننگی ۱۲ سے ۱۴ "	" زریں ۱۰ " ۲۰ " "
" اوڑھنے کی ۲ روپیہ " ۳ " "	رومال ریشمی ۸ " ۳ "
آزار بند سوتی ۱۲ " ۲۴ " "	کمبل دیسی ۳ " ۸ "
" ریشمی ۱۲ " ۳ " "	" فوجی ۱۰ " ۲۰ " "
تھان لٹھہ ململ باریک موٹا لانگ کلاتھ	لوئی سفید ۱۰ " ۲۰ " "
چھوٹا ساٹین لودیانہ ۱۰ سے ۱۵ "	لوئی رنگین ۳ طول ۶ گز عرض ۲ گز ۸ سے ۱۵ "
" زریں ہوشیار پوری ۱۲ سے ۲۰ "	پٹی دیسی اونی ۱۲ سے ۱۴ فی جوڑہ
جراب دستانہ اونی ۸ سے ۱۲ "	پشمینہ ۱ گز سے ۵ گز تک
" سوتی ۳ سے ۶ فی جوڑہ	سج ۲ روپیہ " ۳ روپیہ تک
فوجی وردی خاکی رنگ پختہ ۱۲ گز ۲ روپیہ گز	چادر پشمینہ ۱۰ " ۳۰ تک
صافہ ڈسریہ وردہ ۲ " ۵ "	بنیان دیا جامہ اونی ۲ روپیہ " ۵ "
" خاکی ۲ روپیہ " ۶ "	" " سوتی ۶ " ۱۲ "
رنگین لوئی ۳ گز طول ۲ گز عرض ۲ روپیہ سے	جوتی دو دو تہی ۸ " ۱۲ "
دری براؤن پلنگ ۱۲ " ۲۰ تک	دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی اسباب لنگیاں کمربند۔ میڈل زریں بٹن چہار سوتی و زریں پیچ اونی سوتی دو بہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جاویگی۔

نوٹ:۔ سوداگروں کو خاص رعائت سے مال بھیجا جاتا ہے عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر

لدھیانے غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹرکٹرز لودھیانہ

ahmadimuslim.de